جھوٹے دجال کے فتنے

امت مسلمہ کیلئے لمحات فکریہ

ترتیب : مولانا ضیاءالدین القاسمی

پیشکش : مجلس تحفظ شریعت، کولکا

سلسلہ اشاعت ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ (القرآن پ۲ آیت ۱۹۱)

(اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔)

جھوٹے دجال کے فتنے

امت مسلمہ کیلئے لمحات فکریہ

○

ترتیب

مولینا ضیاء الدین القاسمی

حسب ایماء

مولینا نصیر الدین عارفی، مولینا شرافت ابرار قاسمی،

مفتی عبد السلام صاحب ثاقبی، مولینا شمس تبریز قاسمی،

مفتی خلیل کوثر قاسمی

MAJLIS-E-TAHAFFUZ-E-SHARIAT, KOLKATA
92A, PARK STREET, KOLKATA - 17
E-mail : majlistahaffuzshariatkolkata@gmail.com

نام کتاب	:	جھوٹے دجال کے فتنے
مرتب	:	مولانا ضیاء الدین القاسمی
صفحات	:	۲۹
سال اشاعت	:	۲۰۱۲ء
تعداد	:	تین ہزار
قیمت	:	۲۰ روپے
کمپوزنگ	:	محمد آفتاب عالم
شائع کردہ	:	مجلس تحفظ شریعت۔ کلکتہ

عرضِ ناشر

آج پوری امت ایسے فتنے کے نرغے میں ہے جس نے قرآن وسنت کولہو ولعب بنا کر رکھ دیا ہے۔

کتاب وسنت کے ذریعہ اپنی اصلاح کی کیا کوشش کی جاتی بجائے اس کے دین متین کو بحث ونظر کا موضوع بنا کر امت کے ہر طبقہ علماء وغیر علماء کی بہترین فکری صلاحیتیں تعمیری کاموں کے بجائے انھیں بے ضرورت وغیر اہم امور میں الجھ کر رہ گئی ہیں۔ بادی النظر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہ دینی بھائی کسی گہری سازش کے شکار ہو گئے ہیں کیوں کہ ان کی محنتوں کے ثمرات و نتائج بڑے ہی سنگین نظر آتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے خوابوں کی تعبیر لگتے ہیں۔ چنانچہ اتحاد کے بجائے انتشار، محبت کے بجائے نفرت، دین کے بجائے بے دینی، یقین کے بجائے بے یقینی اور شریعت اسلامیہ پر اعتماد کے بجائے بے اعتمادی وبداعتقادی اور حد درجہ کج فہمی وہٹ دھرمی نیز بے ادبی وبداخلاقی کی فضا عام ہوتی دکھائی دے رہی ہے، جبکہ اسلام کا ورود با مسعود اور نبی کریم ﷺ کی بعثت بابرکت کے مقاصد میں سے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۔(القرآن) کہ اہل ایمان سب کے سب آپسمیں بھائی بھائی ہیں، کا ظہور تھا۔ لیکن افسوس کہ آج اس مقصد کو گھن لگتا دکھائی دے رہا ہے۔

امت مسلمہ کے نوجوان بھائی اور بہنیں ذرا ہوش کے ناخن لیں اور کلمہ طیبہ کی بنیاد پر ایک جھنڈے کے نیچے متحد ہو کر جمع ہونے کی کوشش فرمائیں۔

پیش نظر کتاب میں احادیث صحیحہ کو اسی تناظر میں ایک خاص ترتیب سے جمع کر کے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں واگذار کیا جا رہا ہے۔ ع گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

اراکین علماء کرام۔ مجلس تحفظ شریعت۔ کولکاتا

پیش لفظ

پہلی صدی ہجری میں ہی خلافت راشدہ کے بعد فتنوں نے سر ابھارا۔اور منظم طریقہ سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش چل پڑی تھی ان میں بعض فتنے تو سر ابھارتے ہی اکابر تابعین و تبع تابعین کی مخلصانہ کوششوں سے کچل دئے گئے البتہ بعض فتنے کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم ہو گیا۔جسکی بنیادی وجہ نام نہاد سلاطین مملکت اسلامیہ کی سرپرستی بنی۔انھوں نے ان فتنہ پرور عناصر کیلئے نرم رویہ اختیار کیا اور بعض ان میں حد درجہ اسلامی روایات و شرعی حدود سے دوری کی بناء پر خود اس فتنہ کے شکار ہوئے۔

مختصراً ایک فتنہ کا تذکرہ ہم یہاں کرتے ہیں جس سے قارئین کو اندازہ ہوگا کہ واقعی قدرت نے اسلام کی فطرت میں ایسی لچک دی ہے کہ جتنا کریدا اور زخم خوردہ کیا جائیگا اتنا ہی اسکے ابھرنے کے اسباب پیدا ہوتے رہینگے۔دوسری صدی کے ابتداء میں جبکہ مسلمانوں کی ساری توجہ دعوت اسلام، فتح و جہاد اور زندگی کے عملی مسائل اور مفید علوم کی تدوین میں مصروف تھی، عین اسی وقت دینی فلسفیوں کا ایک گروہ نمودار ہوا جسکی سرپرستی اس وقت کے کچھ روشن خیال عالم اور پر جوش متکلم کر رہے تھے۔

صاحب تاریخ دعوت و عزیمت نے لکھا ہے کہ "جب یونانی اور سریانی کتابوں کے تراجم اور قدیم مذاہب و ممالک کے علماء و متکلمین سے (مسلمانوں کا) اختلاط ہوا تو امت کے وہ گروہ جو جلد متاثر ہونے کی قابلیت رکھتے تھے، اور جنکی ذہانت میں گہرائی اور پختگی سے زیادہ سطحیت اور جدت تھی، اسی طرز فکر اور طریقہ و بحث سے متاثر ہوئے، اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، ان کے باہمی تعلق، کلام الٰہی، رویت باری، مسئلہ عدل، تقدیر، جبر و اختیار کے متعلق ایسی بحثیں اور مسائل پیدا ہوئے جو نہ دینی حیثیت سے ضروری تھے نہ دنیاوی حیثیت سے

مفید، بلکہ امت کی وحدت اور مسلمانوں کی قوت عمل کیلئے مضر۔"

(تاریخ دعوت وعزیمت ج ۱ ص ۸۴)

ان روشن خیال علماء و متکلمین نے ان مذکورہ بحثوں کو کفر و ایمان کا معیار بنا دیا اور اپنی ساری توانائی ان پر صرف کردی۔ جبکہ ٹھیک انکے بالمقابل محدثین وفقہاء کا وہ گروہ تھا جو ان پیچیدہ مسائل میں اپنے اسلاف کے مسلک کا قائل تھا۔ اور ان علمی بحثوں کو نقصاندہ اور ان غیر شرعی تعبیرات کو غلط سمجھتا تھا۔ جیسا کہ امام شافعیؒ کے ایک قول سے پتہ چلتا ہے۔ ایک شخص نے حضرت امامؒ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی (جلوہ افروز) ہے اسکی کیا کیفیت ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ "الاستواء معلوم و کیفیتہ مجھول و الاعتقاد بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ" کہ استواء (اللہ کا عرش پر جلوہ گر ہونا) معلوم ہے (جیسا کے قرآن میں ہے) اور اسکی کیفیت نا معلوم ہے (حقیقت اسکی آخرت میں معلوم ہوگی) مگر اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے (کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے) اور اسکی (تفصیلی کیفیت) کا سوال کرنا بدعت ہے۔

بہر حال اس فرقہ معتزلہ نے فتنہ کی ایک ایسی آگ دہکاوی کہ امت مسلمہ آج تک اسکی تپش محسوس کر رہی ہے۔ اس فتنہ کو سرکاری سرپرستی بھی حاصل تھی۔ خلیفہ ہارون رشید کے بعد خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں اسے خوب عروج حاصل ہوا کیونکہ خود خلیفہ مامون شریعتِ مطہرہ کا حامل ہو کر بھی یونانی فلسفہ اور عقلیت سے مرعوب تھا اور مخصوص تربیت اور حالات کی وجہ اسکی دماغی ساخت معتزلہ سے ملتی جلتی تھی۔

مفکر اسلامؒ نے لکھا ہے کہ "قاضی ابن ابی دوآد کی بدولت جو سلطنت عباسیہ کا قاضی القضاۃ ہو گیا تھا، اور معتزلہ کے افکار و آراء کا پرجوش داعی اور مبلغ تھا، مذہب اعتزال کو حکومت وقت کی سرپرستی اور حمایت حاصل ہوئی۔" (تاریخ دعوت وعزیمت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القرآن۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ (القرآن الکریم پ۹ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص انھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تشریح۔ بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر جنھوں نے مداہنت کی ہے (یعنی چپکی سادھ رکھی ہے) وہ بھی اسمیں شریک ہونگے۔

فائدہ۔ جب خلیفۂ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک سانحہ رونما ہوا تو مذکورہ آیت شریفہ کو پڑھ کر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس آیت کو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی پڑھا کرتے تھے مگر کیا خبر تھی کہ ہم بھی اسکے مصداق ہو جائیں گے۔ کیوں کہ ہمارے ہی زمانے میں وہ فتنہ (شہادتِ حضرتِ عثمان غنیؓ) پیش آیا۔" (بخاری۔ فی بدءِ باب الفتن)

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدا ترسی کو دیکھکر رونا آتا ہے۔ کیا ٹھکانہ ہے اس زہد کا کہ اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے کیا کچھ نہیں کیا پھر بھی کس قدر خدا سے ڈر رہے ہیں۔ واقعی یہ حضرات آبروئے شریعت تھے، مداہنت تو ان نفوس قدسیہ سے ممکن ہی نہ تھی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

ایک یہ ہمارا دور ہے کہ نت نئے فتنے رونما ہورہے ہیں مگر ہمارا حال ع

ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔۔۔۔

والا ہوگیا ہے۔ مداہنت تو عام ہو چکی ہے اور اسے حکمت و مصلحت سمجھا جارہا ہے۔

ہمارے دینی بھائی جان لیں کہ فی زمانہ مروجہ فتنوں کے خلاف اگر ہم بیدار نہ ہوئے اور امت کے بھٹک جانے والے معصوم افراد کو سنبھالا نہ دیا تو پھر اس وبال سے ہم بھی نہ بچ سکیں گے جسکی وعید آیت شریفہ میں کی گئی ہے۔

حدیث۔۱ عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما قالت: قال النبی ﷺ انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی منکم وسیؤ خذ ناس دونی فاقول یا رب منی و من امتی فیقال هل شعرت ما عملوا بعدك و الله ما برحوا یرجعون علی اعقابهم فکان ابن ابی ملیکةؓ یقول: اللهم انا نعوذ بك ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۹۷۵ ح ۴۳۴۱)

ترجمہ:۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حوض (کوثر) پر تمہیں اپنے قریب آتا دیکھتا ہونگا (اور تمہیں سیراب کرنیکا ارادہ کرتا ہونگا کہ اچانک) کچھ لوگوں کو میرے سامنے پکڑ لیا جائے گا (مجھ سے دور کر دیا جائیگا) تو میں کہونگا: اے میرے رب یہ میری (جماعت) اور میری امت کے لوگ (لگتے)

ہیں، تو کہا جائیگا کہ (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپکو معلوم ہیکہ انھوں نے آپکے بعد (اپنے اپنے زمانے میں) کیسی کیسی حرکتیں کی ہیں؟ واللہ یہ آپکے بعد آپکے دین سے الٹے پاؤں (پھرتے) مرتد ہوتے رہے ہیں۔ ابن ابی ملیکہؒ (راوی) اس حدیث کو سن کر بہت خوفزدہ ہوئے۔ اور برابر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللھم انا نعوذ بك ان نرجع علی اعقابنا او نفتن عن دیننا۔ کہ اے اللہ ہم آپکی پناہ (مدد) چاہتے ہیں کہ اپنے دین سے الٹے پاؤں واپس ہو جائیں یا ہم کسی فتنہ میں مبتلا ہو کر اپنے دین سے نکل جائیں۔

فائدہ۔ حدیث میں دین سے پھر جانے کا مطلب علماء نے دینی امور کی شکل کو بگاڑ دینا اور انھیں مشتبہ کر دینا لکھا ہے۔ جو کسی فتنہ کے اثر سے ہی پیدا ہوتا ہے اور یہی فتنہ بالآخر دائرہ ایمان سے خارج ہو جانیکا سبب بنتا ہے۔ اس وجہ سے مذکورہ دعاء میں فتنہ سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ صرف دین میں نئی باتیں پیدا کرنے والے بدعتی حضرات ہی حوض کوثر سے دور کئے جائینگے جیسا کہ بعضوں نے خیال کر رکھا ہے۔

علماء محدثین نے اسکی صراحت فرمائی ہے کہ تین طرح کے لوگ راندۂ درگاہ ہیں اور وہ بہت زیادہ سختی کے ساتھ حوض کوثر سے دور و محروم کئے جائیں گے۔

(۱) وہ لوگ جو جماعت مسلمین سے جدا ہو کر اپنا ایک الگ فرقہ بنا لیتے ہیں۔ ان پر علیحدگی پسندی کا رجحان غالب رہتا ہے۔

(۲) وہ لوگ جو دین میں نت نئی اور کھلی ہوئی گمراہیوں کے طریقے ایجاد کرتے

رہتے ہیں۔ان پر اکابرین امت اور صحابہ کرامؓ سے نفرت کا رجحان غالب رہتا ہے۔

(۳) وہ لوگ جو دین کو لہو ولعب (کھیل تماشہ) بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ یہ حضرات قرآن اور حدیث کے تابع نہیں رہتے بلکہ انھیں اپنی خواہشات کے تابع کر لیتے ہیں اور اپنی مطلب کی آیتوں اور حدیثوں کو نکال کر اور اس کی غلط تشریحات وتاویلاتِ فاسدہ پیش کر کے امت کے سادہ لوح افراد کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ان پر نفس پرستی کا رجحان غالب رہتا ہے۔

اور جن کے اندر یہ تینوں باتیں پائی جائیں تو انکی غلاظت اور گمراہیوں کے تذکرہ پر قلم بھی آمادہ نہیں ہے۔

اے اللہ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو ایسے فتنوں اور ایسے گمراہ لوگوں سے محفوظ فرما دیجئے۔ اور اپنے محبوب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حوضِ کوثر سے سیرابی نصیب فرمایئے۔آمین یا ارحم الراحمین۔

حدیث۔۲ عن عبدالله بن عمرو بن العاص يقول: خطبنا رسول الله ﷺ فقال انه لم يكن نبی قبلی الا کان حقا علیه ان یدل امته علی ما یعلمه خیرالهم و ینذرهم ما یعلمه شرالهم وان امتکم هذه جعلت عافیتها فی اولها وان آخرهم یصیبهم بلاء و امور تنکرونهاثم یجیئی فتن ترقق بعضها بعضا۔

(رواہ ابن ماجہ ص ۲۸۴ باب الفتن)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ایک بار ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے تمام نبیوں نے لازمی طور پر اپنی اپنی امت کو خیر کی وہ تمام باتیں بتائیں جو انکے علم میں آئی تھیں۔ اسی طرح شر کی ان تمام باتوں سے ڈرایا جنھیں وہ جانتے تھے اور میں اپنی اس امت کے لئے کہتا ہوں کہ انکی عافیت شروع کے زمانے میں ہے (جو میرے زمانے سے متصل ہے) اور آخر زمانے میں میری امت پر بلاؤں کا ہجوم ہوگا اور عجیب و غریب معاملات (دین میں) تم دیکھو گے۔ اس کے بعد فتنے رونما ہونگے جو یکے بعد دیگرے لگاتار پیش آئینگے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں رونما ہونے والے فتنوں سے رسول اللہ ﷺ کو بے حد تشویش تھی جس سے آپ نے اپنی امت کو وقتاً فوقتاً خبردار کیا ہے۔ کیونکہ فتنوں میں پڑ جانے سے آدمی کا دین وایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور پیارے رسول ﷺ کو اپنی امت کی ایسی بربادی کب گوارہ ہوسکتی ہے۔

حدیث۔۳ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بہاالبلاء قیل و ماھی یا رسول اللہ ۔ قال الخ .... و فی الاخر قال والعن آخر ھذہ الامۃ اولھا۔ (ترمذی ج ۲ص ۴۴)

ترجمہ :۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جب میری امت میں پندرہ (بری) خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو ان میں بلاؤں کا ہجوم ہونے لگے گا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ پندرہ خصلتیں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے (چودہ خصلتیں بتانے کے بعد) آخر میں (پندرہویں خصلت) یہ بیان فرمائی کہ بعد کے لوگ اس امت کے گذشتہ لوگوں کو لعنت و ملامت سے یاد کریں گے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گزرے ہوئے مسلمانوں کو لعنت و ملامت سے یاد کرنا گناہ کی بات ہے بالخصوص جب کہ وہ مسلمان علماء، فقہاء، متقی و پرہیزگار ہوں تو گناہ کی شدت اور بڑھ جاتی ہے اور لعنت و ملامت کرنے والے لوگ عذاب الٰہی کے مستحق بن جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں لفظ بلاء سے اشارہ کیا گیا ہے۔

وہ حضرات ہوش کے ناخن لیں جو ائمہ اربعہ و فقہاء کرام کو لعن و طعن کرتے رہتے ہیں اور اپنے آپ کو بلاء کا مستحق بناتے ہیں۔

علامہ طیبیؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ اس وعید میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو فقہاء سلف کا برائیوں کے ساتھ تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور انکی اقتداء سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بہت ہی عبرت انگیز واقعہ شیخ الہندؒ نے اپنی کتاب (ایضاح الادلۃ) میں لکھا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ۔ محمد احسن امروہی سلفی ثم قادیانی کا اہل حدیث حضرات میں بڑا مقام تھا۔ وہ اسکو احسن المناظرین اور افضل المتکلمین سمجھتے تھے۔ کیوں کہ وہ ائمہ کرام کی شان میں سب سے زیادہ دریدہ دہن اور ہرزہ سرائی کرنے والا شخص تھا۔

مصباح الادلۃ میں اس نے اکابر کی شان میں جو گستاخیاں اور بکواس کی ہے اس کو نقل کرنے کے لئے بھی قلم آمادہ نہیں ہے۔ ایضاح الادلۃ میں جگہ جگہ حضرت شیخ الہندؒ نے اکابر کی شان میں اس کی بدزبانی اور ہرزہ سرائی پر احتجاج کیا ہے۔ شروع کتاب میں تصنیف کی سرگذشت بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''سواوّل عرض یہ ہے کہ مجتہد محمد احسن صاحب نے اپنے رسالہ میں استعمال سب وشتم وتفسیق وتضلیل میں ہرگز کمی نہیں کی، بلکہ بعض مواقع میں اپنے جوش وخروش میں بے باکانہ کلمات کفر بول اٹھے ہیں۔''

مصنف مصباح نے اپنی بدفہمی سے وہ تمام آیات جو کفار کی تقلید آباء کے بارے میں تھیں، ائمہ مجتہدین پر اور انکے متبعین پر چسپاں کردی ہیں، حضرت شیخ الہندؒ اس پر احتجاج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ '' آپکے اس قسم کے استدلالات سے صاف ظاہر ہے کہ آپکے نزدیک مقتدایانِ دین وائمہ مجتہدین، خلافِ احکام خداوندی وارشاداتِ نبوی حکم دینے والے ہیں۔ حیف صد حیف!! اس جہالت اور تعصب کا کیا ٹھکانہ ہے کہ وہ آیات جو یہود اور نصاریٰ و مشرکین عرب کی شان میں نازل ہوں، آپ اس کا مصداق جملہ مقلدین کو فرماتے ہیں۔ اور کفار ومشرکین جو خلافِ ارشادِ خداوندی اپنے آباء واجداد اور انکے رسوم کا اتباع کرتے تھے، آپ اسکو اور اَتباعِ ائمہ مجتہدین کو جو بعینہ اَتباعِ احکم الحاکمین ہے، انکا ہم سنگ سمجھتے ہیں''۔

اخیر میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔ ''مجتہد صاحب انشاء اللہ مسلم ہیں، گو بدفہم اور متعصب وکج

طبع ہیں اور ہر چند عباد صالحین وعلماء دین کی شان میں گستاخ اور مقلد طریقہ رفاض ہیں۔ اور اگرچہ تکفیر مومنینؑ میں معتزلہ اور خوارج کے شاگرد ہیں اور یہ امور گو یقیناً سخت خوفناک ہیں اور سبب خذلان وہلاک ہیں''۔

حضرت شیخ الہندؒ نے جب یہ الفاظ تحریر فرمائے تھے تو ان کے حاشیۂ خیال میں بھی نہ ہوگا کہ مصنف مصباح محمد احسن امروہی سلفی کا کیا انجام ہونا ہے۔ آپکا مقصد تو اکابر کی شان میں گستاخی کے انجام بد سے ڈرانا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ حضرت نے اسکو جس انجام بد سے ڈرایا تھا، اسکی شامت اعمال نے وہی روز بد اس کو دکھایا اور وہ غیر مقلدیت سے ترقی کر کے مرزا غلام قادیانی (مدعیٔ نبوت) کے حلقہ میں داخل ہوگیا۔ اس طرح ائمہ مجتہدین اور اکابر امت کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کی پاداش میں دولت ایمان کھو بیٹھا۔ غلام احمد قادیانی نے اس مخذول کی دولت ایمان تو لوٹ لی، مگر اس کو جس طرح ذلیل کیا وہ بجائے خود لائق عبرت ہے۔ غلام احمد نے اس شخص کے فقر ومسکنت کا اظہار کر کے اس کے لئے ٹکے ٹکے کی خیرات جمع کرنے کا اشتہار دیا، جو مرزا کے مجموعہ اشتہارات میں نمبر ۷۸ پر درج ہے۔ جس کے نتیجہ میں بائیس افراد نے انیس روپے دو آنے کا وعدہ کیا (یہ واقعہ ۱۹۲۰ء کے قریب کا ہے) اور مرزا نے ھل من مزید (کچھ اور ہے) کیلئے دوبارہ اشتہار جاری کیا۔ حالانکہ مرزا خود " رئیس قادیان " کہلاتا تھا وہ چاہتا تو اپنی گرہ سے چالیس پچاس روپے بہ آسانی بھجوا سکتا تھا، مگر قدرت کو مرزا قادیانی کے ہاتھ احسن سلفی امروہی کی ذلت وخفت کا اشتہار دلوانا

منظور تھا۔ تو یہ تھا ائمہ ھدیٰ اور صلحائے امت کے خلاف ہرزہ سرائی کا انجام۔

واقعی سچ فرمایا حدیث قدسی میں کہ "جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے میں اسکو جنگ کا الٹی میٹم دیتا ہوں۔" (بخاری ج ۷ ص ۱۹۰ مصری)

اس تلخ تجربے کے بعد غیر مقلد کے بڑے مجتہد اور پیشوا مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے خود اپنے پرچہ اشاعت السنۃ کی جلد ۱۱ شمارہ ۲ ص ۵۳ پر لکھا ہے کہ پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ ان میں بعض عیسائی ہو جاتے ہیں اور بعض لامذہب، جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔

(بحوالہ اختلاف امت ص ۱۷ از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب نور اللہ ضریحہ)

حدیث ۔۴ ۔عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تکون بین یدی الساعۃ فتن الی ان قال..... یبیع اقوام دینھم بعرض الدنیا۔

(ترمذی ج ۲ ص ۴۳)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب بیشمار فتنے رونما ہونگے۔ اس حدیث کے اخیر میں فرمایا کہ میری

امت کے بعض طبقے دنیاوی مال وجاہ کے بدلے اپنے دین وایمان کو بھی بیچ ڈالینگے

(العیاذ باللہ)

فائدہ:۔ ہمارے زمانے میں یہودی اور عیسائی کی مشنریوں نے اپنے خزانے کے دہانے کھول رکھے ہیں اسے کون نہیں جانتا اور پھر حدیث میں غور کریں تو بکنے والے جب اس امت کے افراد ہونگے تو خریدنے والے بھی تو کوئی ہونگے۔ بس قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خرید وفروخت کے اس دور میں پس پردہ کیا کچھ نہیں ہوتا ہوگا۔ بس اپنے مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ اس پرفتن دور میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور مشکوک ومشتبہ نیز بے عمل لوگوں سے بالکل دور رہیں۔ علماء با عمل، متقی وپرہیزگاروں کی صحبت اختیار کریں، انھیں سے دین سیکھیں اور انھیں سے مسائل پوچھ پوچھ کر عمل کرتے رہیں۔

حدیث۔۵ عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ

لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی با المشرکین و حتی یعبد و الاصنام (ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۰ کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک کہ میری امت کے کچھ طبقے مشرکوں (غیر مسلموں) میں شامل نہ ہوجائیں اور (انکی طرح) بتوں کی پوجا کرنے لگیں۔

فائدہ:۔ یہ نوبت بھی قیامت کے قریب آئیگی چنانچہ اسکی شروعات بھی ہوچکی ہے

جیسا کہ ارباب بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے اگرچہ علی الاعلان بت پرستی کی صورت ابھی باقی ہے۔مگر حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ صورت بتدریج اور آہستہ آہستہ ہی مسلمانوں کے اندر آئیگی۔ یک بیک مسجد سے اٹھ کر کوئی مندر میں جا کر تھوڑا ہی بیٹھ جاتا ہے۔ پہلے اللہ اور رسول کی نافرمانی ہوتی ہے پھر اعلانیہ چھوٹے بڑے سب گناہ ہونے لگتے ہیں پھر عبادت سے دوری ہوتی ہے پھر عقیدہ میں بگاڑ آتا ہے پھر بدعات اور بری رسموں کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے سے ہو کر آدمی کفر وشرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔آمین

قارئین سطور بالا میں آپ نے وہ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں جن میں آدمی کی بدعملی اور خود کی گمراہیوں کا تذکرہ تھا۔اب ہم آپ کی خدمت میں وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جن کا تعلق اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے ہے۔ان تمام حدیثوں کا تعلق قرب قیامت سے ہے۔

حدیث۔۶ عن ابی هريرة رضى الله عنه يقول: قال رسول الله ﷺ يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون يا تونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم و اياهم لا يضلونكم ولا يفتنوكم.

(رواہ مسلم ج ا ص ۱۰)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ

میں کچھ جھوٹے دجال تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں لیکر آئینگے (اور پیش کرینگے) جنھیں نہ تم نے کبھی سنی اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے سنی ہوگی (میں تاکیداً کہتا ہوں) کہ تم ان سے بہت دور رہنا اور ان (جھوٹوں) کو تم اپنے سے دور رکھنا (مبادا) تمہیں وہ گمراہی میں نہ ڈال دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کردیں۔

فائدہ۔ گویا یہ بھی قرب قیامت کی نشانی ہے کہ علماء و متقی اہل علم کو چھوڑ کر ہر کس و ناکس سے دین حاصل کیا جائے۔ کیوں کہ اگر ہمارے ایمان کا یہی معیار رہا تو پھر بڑا دجال (جو بالکل آخر میں جنت و جہنم لیکر اور خدائی دعویدار بنکر ظاہر ہوگا) میدان ہموار دیکھکر بآسانی ہم پر قابو پالیگا اور دولت ایمان کو لوٹ لے گا۔

اسی وجہ سے محمد بن سیرین تابعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ''بلاشبہ یہ علم حدیث دین (اسلام کا ایک بنیادی) جزء ہے لہذا تم لوگ اچھی طرح جانچ لیا کرو کہ دین کے اس بنیادی حصہ کو تم کن لوگوں سے حاصل کر رہے ہو'' یعنی سڑکوں اور چوراہوں پر چلتے پھرتے بازاری لوگوں سے اور ٹیلیویزن پر جوکر کی شکل میں نوٹنکی دکھانے والوں سے اس بابرکت علم اور پاکیزہ دین کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت عبداللہ بن المبارکؒ (امام بخاریؒ کے استاذ) نے ایک مرتبہ محدثین کے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ ''عمرو بن ثابت کی روایت کردہ حدیثوں کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ ہمارے اسلاف اور اہل علم بزرگوں کو نازیبا الفاظ سے یاد کرتا ہے یعنی برا بھلا کہتا ہے''۔ واقعی

ایسے لوگ امت میں اپنا اعتماد و اعتبار کھو بیٹھتے ہیں جو اپنے دینی محسنوں کو برائیوں سے یاد کیا کرتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

حدیث ۔ ۷ ۔ قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹ حدیث ۳۳۸۲)

ترجمہ :۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک (میری امت میں) تیس کے قریب چھوٹے دجال ظاہر نہیں ہو جائیں گے ان میں سے ہر ایک اپنے کو اللہ کا رسول سمجھے گا۔ (یعنی جھوٹی رسالت کا گویا دعویٰ کر کے امت کے بڑے طبقے کو دین اسلام سے محروم کر دیگا)

فائدہ :۔ اس تعداد میں وہ بڑا دجال شامل نہیں ہے جو عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا۔ کیونکہ وہ تو خدائی کا دعویٰ کریگا اور اسے عیسیٰ اپنے ہاتھوں سے قتل کرینگے۔ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ ان تیس دجالوں میں سے بہت سارے ظاہر ہو چکے ہیں جنہیں اپنے اپنے زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے ہلاک و برباد کیا اور علماء دین کے ہاتھوں ان جھوٹوں کا قلع قمع کروادیا۔ کچھ ان میں سے اب بھی باقی ہیں اللہ نے چاہا تو اسی طرح انھیں بھی ہلاک کیا جائیگا اور علماء دین متین کے ہاتھوں انکا بھی صفایا ہوگا۔ محدث قسطلانیؒ نے فرمایا کہ اس حدیث میں ان کو دجال اس لئے فرمایا کہ دجال کے معنیٰ آتے ہیں حق کو باطل کے

ساتھ خلط ملط کر دینے والا اور اُسکے ذریعہ مسلمانوں کو شک اور کنفیوزن میں ڈال دینے والا ۔چونکہ ان جھوٹے دجالوں کا مقصد ہی یہ ہوگا کہ امت مسلمہ کو کنفیوزن اور شبہات میں مبتلا کر کے دین اسلام سے بیزار کردے۔اس وجہ سے وہ الفاظ کے ہیر پھیر اور پر فریب عنوانات کے تحت امت میں انتشار برپا کرینگے تاکہ مسلمان بحث ومباحثے اور جھگڑے لڑائی کے ایک نئے دور میں داخل ہوکر بے عمل بن جائیں اور دین اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔نیز ان کے دجل وفریب سے واقف ہو جانا عام مسلمانوں کے لئے آسان نہیں ہوگا۔گہرے علم وبصیرت کے حامل علماء ہی ان جھوٹوں کی اصلیت سے واقف ہوسکیں گے۔

اگر آپ کے دل میں یہ سوال اٹھے کہ مسلمان ہوکر یہ ایسا کیوں کرینگے۔تو جواب یہ ہے کہ وہی مال و جاہ اور حقیر دنیا کے بدلے دین کے خرید وفروخت کی فتنہ سامانی یہاں بھی کارفرما ہوگی جس کا تذکرہ پچھلی حدیثوں میں ہم کر چکے ہیں۔

حدیث۔۸ :۔عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ یخرج فی آخرالزمان قوم احداث الاسنان سفهاء الاحلام یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیهم یقولون من قول خیرالبریة یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة۔ (ترمذی ج۲ص۴۲ عربی نسخہ)

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں (میری امت میں) ایک فرقہ ظاہر ہوگا جو (اکثر) نوعمر اور نوجوان ہونگے، کم عقل

ہٹ دھرم ہونگے۔ پڑھیں گے وہ قرآن کو جوان کے حلق سے نیچے نہیں اتریگا (یعنی قرآن کا اثر ان کے دل میں نہیں اتریگا۔ صرف زبانی جمع خرچ ہوگا) کہتے ہونگے وہ لوگوں کی باتوں میں سے بہترین بات (مثلاً بات بات پر وہ حدیثیں پیش کرتے ہونگے) پھر بھی وہ نکل جائنگے اسلام سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے پار ہوکر۔

فائدہ :۔ ہم اس حدیث کو ملاحظہ کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو دل تڑپ اٹھتا ہے کہ حضرت صادق و امین ﷺ نے بے شک ہمارے زمانے ہی کے لئے یہ حدیث بیان فرمائی ہے اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو سوائے محرومی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

اے ہمارے پروردگار ہمکو بخش دیجئے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب! آپ بڑے شفیق و رحیم ہیں۔ (آمین یارب العالمین)

حدیث۔۹ :۔قال حذیفة بن الیمان کان الناس یسألون رسول الله ﷺ عن الخیر وکنت اسأله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یارسول الله انا کنا فی جاهلیة و شرفجا ئنا الله بهذاالخیر فهل بعدهذاالخیر من شرقال نعم قلت و هل بعد ذالك الشرمن خیر قال نعم و فیه دخن قلت وما دخنه قال قوم یهدون بغیر هدیی تعرف منهم

و تنكر قال قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة علىٰ ابواب جهنم من اجابهم اليهاقذ فوه فيها قلت يا رسول الله ﷺ صفهم لنا قال هم من جلد تنا ويتكلمون با لسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين و امامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها و لو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذالك.

(بخاری شریف ج ۱ص ۱۰۴۹ حدیث ۶۸۰۵)

ترجمہ :۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ رسول اکرم ﷺ سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں شر (اور فتنے) کے متعلق پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کبھی وہ فتنہ مجھے پکڑ لے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ شر اور جاہلیت کے زمانے میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (یعنی دین اسلام) عطا فرمایا تو کیا اس اچھائی کے بعد کوئی شر (اور برائی) کا زمانہ بھی آئیگا۔ تو فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئیگا تو فرمایا کہ ہاں آئیگا مگر اس میں دھواں (دھندلا پن) ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ وہ دھواں (دھندلا پن) کیا ہوگا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرقہ (میری امت میں) ظاہر ہوگا جو میری سنت کے علاوہ چیزوں کی طرف بلائیگا تم اسے (آسانی سے) پہچان لوگے اور اس کی دعوت سے رک جاؤ گے (یعنی اس کی وہ مکارانہ دعوت کے باطل اور غلط

ہونے کوتم پہچان لوگے اوران سے اپنے کو بچالوگے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا تو کیا اس (دھندلے) خیر کے بعد پھر شر (اور فتنے) کا زمانہ آیگا فرمایا کہ ہاں آیگا کہ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہونگے تو جس نے ان کی بات سنی توانھوں نے اس کو جہنم میں جھونک دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ان کی پہچان ہمیں بتادیجیۓ تو فرمایا کہ وہ لوگ ہماری امت کے ہونگے (یعنی بظاہر وہ مسلمان ہونگے لیکن اندر سے وہ ہمارے مخالف ہونگے) اور وہ ہماری زبان میں بات کرینگے (یعنی حدیث اور قرآن ہی کی بات کرتے ہونگے) میں نے عرض کیا کہ اگر وہ فتنہ مجھے پکڑلے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا کہ لازمی طور پر تم اس وقت مسلمانوں کی بڑی جماعت اوران کے ائمہ وعلماء میں شامل ہو کر رہنا (ان سے علیحدہ نہ ہونا) میں نے عرض کیا کہ اگر مسلمانوں کی وہ جماعت اوران کے ائمہ نہ ملیں تو کیا کروں تو فرمایا کہ سب کو چھوڑ کر (بقیہ زندگی) کسی درخت کی جڑ کو مضبوطی سے تھام کر موت تک اپنے ایمان کی حفاظت کر لینا۔ (یعنی سبھوں سے کنارہ کش ہوکر اپنے ایمان کی فکر کر لینا)

فائدہ :۔ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمام فتنوں اور باطل جماعتوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت (اہل سنت والجماعت) اور ائمہ وعلماء کی صحبت کو لازم پکڑا جائے کیوں کہ یہ حضرات ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اوران کی صحبت بابرکت سے مردہ زمین زندہ ہواٹھتی ہے۔ دیکھئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی

صحبت ملی تو امت کی بہترین اور مقدس ترین افراد قرار پائے اور جن حضرات کو صحابہ کی صحبت ملی وہ تابعین کے مقدس القاب سے نوازے گئے اور ان کی صحبت جنھیں میسّر آئی وہ تبع تابعین کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ یہی وہ تین ادوار ہیں جنھیں حدیث پاک میں خیرالقرون (پاکیزہ زمانہ) فرمایا گیا ہے انھیں مقدس ترین زمانے میں صحابہ کے علاوہ فقہاء میں امام ابو حنیفہؒ (ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ) امام مالکؒ (ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ) امام شافعیؒ (ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ) امام احمد بن حنبلؒ (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ) اور محدثین میں امام بخاریؒ (ولادت ۱۹۴ھ وفات ۲۵۶ھ) محدث دار قطنی (ولادت ۳۰۶ھ وفات ۳۸۵ھ) اور دیگر محدثین مثلاً امام اوزاعیؒ، حسن بصریؒ اور دونوں سفیان (سفیان ثوریؒ وسفیان بن عیینہؒ) اور بقیہ صحاح ستہ کے پانچ مصنفینؒ اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ جیسے جبالِ علم اور سرخیل امت پیدا ہوئے ان سب حضرات کو اکابر کی صحبت نے سونا اور ہیرا بنایا اور ان کی صحبت جنھیں میسّر آئی وہ بھی سونا اور ہیرا بن کر چمکے (اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ آمین)

مختصر یہ کہ وہ تین خیر کے زمانے تو گذر گئے لیکن امت میں ان کے نقوش اور انمٹ اثرات اب بھی زندہ ہیں جن کی خوشبو ہر زمانے میں اہل حق علماء ومتقین کے ذریعہ تقسیم کی جاتی رہی ہے اس لئے مذکورہ حدیث میں حضور اقدس ﷺ کے ذریعہ بالخصوص فتنوں کے دور میں ان ائمہ، علما ومتقین کی صحبت کو لازم پکڑنے کا تاکیدی حکم (جیسا کہ الفاظ حدیث سے ظاہر ہے) اور ان کے

نقش قدم کو اختیار کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے اور قرآن پاک کے سورۃ فاتحہ میں بھی اھدنا الصراط المستقیم (اے اللہ ہمیں سیدھی راہ چلا) کے بعد صراط الذین انعمت علیھم (ان کی راہ جن پر چلنے والے انعام کے مستحق ہوئے ہیں) میں انھیں مذکورہ حضرات کی راہ کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مردود و مغضوب اور گمراہوں کی راہ سے بچنے کی تاکید کی گئی جیسا کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (نہ انکی راہ چلا جن پر چلنے والے آپکے غضب کے مستحق ہوئے ہیں جیسے یہود، اور نہ گمراہوں کی راہ پر جیسے عیسائی) سے واضح کیا گیا ہے۔

تو اے بھائیوں! خدارا اپنے آپ کو گمراہی وضلالت سے بچائیں اور امت مسلمہ کے عام طبقے جو کہ سادہ لوح ہیں انھیں بھی گمراہ ہونے سے بچائیں۔

نبی کریم ﷺ نے جب امت کے گنہگاروں تک کی فکر فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے معافی رحمت کی درخواست کی ہیں تو پھر اپنی امت کو اس طرح لٹتا اور برباد ہوتا ہوا کس طرح گوارہ کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے اور ضلالت وگمراہی سے پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔

آمین یارب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔

ضیاء الدین عفی عنہ

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳

(یوم الجمعۃ)

مندرجہ ذیل پتوں پر کتاب دستیاب ہے

☆

☆ مرکز۔ مجلس تحفظ شریعت۔ پارک اسٹریٹ۔ کولکاتا (بھون چودھری مسجد) ۔موبائل نمبر:۔	9038928509
☆ جبل رحمت، کلیجی پٹی۔ جان نگر روڈ۔ کولکاتا۔۷۰۰۰۱۴ ۔موبائل نمبر:۔	9883821555
☆ بنیاپوکھر تھانہ والی مسجد۔ گوراچاند روڈ۔ کولکاتا۔۷۰۰۰۱۴ ۔موبائل نمبر:۔	9339381258
☆ مسجد جامن تلہ۔ پھول بگان روڈ۔ کولکاتا۔۷۰۰۰۱۴ ۔موبائل نمبر:۔	9007194425
☆ مدرسہ ابوحنیفہ۔ راجہ بازار۔ کولکاتا ۔موبائل نمبر:۔	9331616558
☆ مسجد صندل بی بی۔ کمیدان بگان۔ کولکاتا۔۷۰۰۰۱۶ ۔موبائل نمبر:۔	9883279202

☆ خلیفہ مسجد، مازڈن اسٹریٹ (نزد رپن اسٹریٹ)۔ کولکاتا۔۷۰۰۰۱۶ ۔موبائل نمبر:۔	8100415643
☆ مسجد تقویٰ، کولکاتا (حافظ عبدالرزاق صاحب) ۔موبائل نمبر:۔	9339721427
☆ مدرسہ امدادیہ اشرفیہ (نزد مسجد بلال)۔نئی بستی۔توپسیا۔کولکاتا ۔موبائل نمبر۔	9331030417
☆ حضرت مولانا مختار صاحب قاسمی۔خضر پور۔کولکاتا ۔موبائل نمبر۔	9883066434
☆ مدرسہ ضیاء العلوم جامعۃ الابرار، موریا (ٹالی گومٹی)، ضلع۔دربھنگہ۔بہار ۔موبائل نمبر۔	09308666690
☆ مسجد ممبودھ سردار۔کانکی نارہ۔(مفتی صدرالدین صاحب) ۔موبائل نمبر۔	9331440686

نوٹ:۔ ہماری یہ پیشکش اور دیگر مطبوعات جلد ہی انشاء اللہ ہندی، انگریزی اور بنگلہ میں بھی دستیاب ہونگی۔

مجلس تحفظ شریعت۔کولکاتا۔مغربی بنگال

مجلس تحفظ شریعت :۔ علماء وائمہ مساجد پر مشتمل ایک اصلاحی تنظیم

مجلس تحفظ شریعت :۔ مسلک اکابر دارالعلوم دیوبند کا بے باک ترجمان

مجلس تحفظ شریعت :۔ شریعت وسنت کا اجتماعی محافظ وپاسبان

مجلس تحفظ شریعت :۔ باطل کے چیلنجوں کے مقابلے میں فاروقی تلوار

مجلس تحفظ شریعت :۔ شک وشبہ کے طلسم سے نکال کرامت مسلمہ کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرنے والی مخلص جماعت

مجلس تحفظ شریعت :۔ اتحاد امت اور اعتصام بحبل اللہ کا سچا علمبردار

MAJLIS-E-TAHAFFUZ-E-SHARIAT

Kolkata (West Bengal)
Mobile : 9038928509 / 9339381258
E-mail : majlistahaffizshariatkolkata@gmail.com